افغانستان ۔۔۔ آزاد اسلامی ریاست!

جہاد افغانستان چودہ سال جاری رہنے کے بعد اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا ہے۔ اور افغان کمیونسٹ حکومت کو آخر کار اپنی شکست تسلیم کرنا پڑی۔

جہاد افغان جب شروع ہوا۔ اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس کے نتیجے میں دنیا کے جغرافیہ میں بھی کوئی تبدیلی آئے گی۔ اور سیاسی بساط الٹ دی جائے گی۔ اب جب ماضی کی طرف دیکھتے ہیں تو دنیا کے نقشے اور جغرافیے صدیوں پرانے نظر آتے ہیں۔ وہ سوویت یونین جو اپنی غنڈہ گردی اور قوت کے زور پر اپنے قرب و جوار اور پڑوس میں واقع ممالک کو برابر ہڑپ کرتا گیا۔ اور اپنی سرحدوں کو وسیع سے وسیع تر کر رہا تھا۔ رقبہ کے لحاظ سے دنیا کی بڑی سلطنت اب دنیا کے نقشہ سے معدوم ہو چکی ہے۔ یہ جہاد افغان کا ہی نتیجہ ہے کہ کمیونسٹ اور کمیونزم نظریہ کو دیس نکالا ملا۔ اپنی قوت کے زور پر روس نے افغانستان کو بھی زیر کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا۔ جس کے لئے اس نے اپنے گماشتوں کے ذریعے پہلے کمیونسٹ نظریات کی تشہیر کی۔ لیکن جب انہیں فزاحت اور ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا اور کسی بھی جانب سے انہیں مقبولیت نہ ملی تو روس نے اپنی بے زبان اور ٹڈی دل فوج کو افغانستان میں دھکیل دیا۔ جس کے ذریعے افغانستان کی آزادی اور سلامتی کو پامال کیا۔ اور ایک عشرہ تک بے دریغ اسلحہ اور اربوں زرمبادلہ صرف کیا۔ بار بار کی ناکامی پر مختلف حکمران تبدیل کئے۔ نور محمد ترکی، ببرک کارمل اور اب نجیب اللہ آخر کار سب ناکام و نامراد ہوئے۔ افغانستان میں آنا روس کے لئے

موت کا پروانہ ثابت ہوا۔ جس کے نتیجے میں خود شکست و ریخت کا شکار ہوا۔ نہ صرف پوری دنیا میں رسوا ہوا بلکہ بد ترین اقتصادی بحران کا شکار ہوا۔ اور سوویت یونین اپنے اتحاد کو قائم نہ رکھ سکا۔ خود گورباچوف نے تسلیم کیا کہ افغانستان میں مداخلت روس کی سب سے بڑی حماقت تھی۔

اس میں ذرا بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ جہاد اللہ کی نصرت اور خاص مدد سے جاری رہا۔ افغان عوام کی ایمانی قوت اور ملحدوں سے ان کی شدید نفرت نے بھی اس میں مرکزی کردار ادا کیا۔ اور انہوں نے بے پناہ مصائب برداشت کئے لاکھوں شہید ہوئے اور لاکھوں بے گھر ہوئے۔ اس میں بھی تردد نہیں کہ جنرل ضیاء الحق مرحوم نے بھی اس جہاد میں نئی روح پھونکی۔ بلا کسی خوف و اللہ کے تمام مادی و معنوی وسائل افغان مسلمان بھائیوں کے لئے وقف کر دیئے۔ افغان تنظیموں کو متحد کیا اور ہمیشہ ان کی سرپرستی کی۔ اور اس جہاد کو صحیح خطوط پر استوار کیا۔ تاریخ دان جنرل ضیاء الحق اور ان کے ساتھیوں کے اس ناقابل فراموش کردار کو کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتا۔ افغان مہاجرین کو قبول کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہ کی۔ اور ہر ممکن ان کی مدد کی۔ اور انصار کا قابل فخر کردار ادا کیا۔ پاک فوج کا حساس ترین ادارہ مثالی پلاننگ کرتا اور افغان مجاہدین کی رہنمائی کرتا رہا۔ کہ دنیا حیرت زدہ رہ گئی۔ اس موقعہ پر سعودی عرب کا مثالی کردار بھی کسی سے مخفی نہیں۔ مالی طور پر سعودیہ کی امداد ساری دنیا کی امداد پر فوقیت رکھتی ہے۔ حکومت کے ساتھ ساتھ بعض نیم سرکاری اور عربی بھائیوں نے بھی مجاہدین اور مہاجرین کی دل کھول کر امداد کی۔ جس سے قرون اولی کی مثالیں تازہ ہو جاتی ہیں۔

لیکن مقام افسوس ہے کہ جب اس جہاد کے ثمرات کے حصول کا وقت آیا

اور نجیب اپنے بھیانک انجام کو پہنچنے لگا عین اس موقعہ پر افغان لیڈروں میں حصول اقتدار کی ہوس نے شدت اختیار کرلی۔ اور آپس میں دست و گریباں ہوگئے۔ اگرچہ نجیب اللہ نے اچانک مسند خالی کر کے بڑا خلا پیدا کردیا تھا اور اس کا یہ منصوبہ تھا کہ خالی مسند دیکھ کر افغان رہنما آپس میں الجھ جائیں گے۔ اور یہ ثابت کرنے میں ذرا بھی دیر نہ لگے گی کہ یہ لوگ حکومت کے اہل نہیں جو آپس میں اقتدار کی خاطر جنگ کرنے پر آمادہ ہوں۔ اور بد قسمتی سے افغان زعماء نے بھی پہلے سے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی۔ احمد شاہ مسعود اور مجددی نے ملیشیاء سے مل کر اقتدار تو حاصل کرلیا لیکن حکمت یار کا موقف ہے کہ ملیشیا نے پہلے بھی نجیب کو تحفظ دیا اور یہی کمونسٹ ہیں۔ جن کو شکست دینے کیلئے چودہ سال صرف ہوئے۔ اگر ان کو اقتدار میں شریک کرنا ہے۔ تو اس طویل جدوجہد کا کیا مطلب ہے؟

ہمارے خیال میں یہ بات درست معلوم ہوتی ہے اگر دو ستم کمیونسٹ نظریہ پر قائم ہے۔ اور اس کی طرف دار ملیشیاء بھی یہی نظریات رکھتی ہے تو یہ مستقبل قریب میں افغان عوام کے لئے دوبارہ باعث تشویش ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں اسلامی قوتوں کو اس کی چنداں ضرورت نہیں جہاں انہوں نے اتنی لمبی اور صبر آزما جنگ لڑی ہے اور سفید ریچھ کو نکال باہر کیا ہے۔ ان کے سامنے یہ ملیشیاء کی کیا حیثیت ہے۔

ہم تمام اسلامی قوتوں سے امید رکھتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ اور مل جل کر مضبوط اسلامی ریاست افغانستان کی بنیاد رکھیں اور ایک مثالی اسلامی فلاحی مملکت دنیا کے سامنے پیش کریں۔ جس میں خالص کتاب و سنت کی بالادستی ہو۔ اور دنیا کو باور کرائیں۔ اس قانون الہیٰ کی فیوض و برکات

سے کیسے امن پیدا ہوتا ہے۔ کیسے کیسے اقتصادی مسائل حل ہوتے ہیں۔ اور پرسکون اور مطمئن زندگی گزارتے ہیں۔

ہم یہاں تمام فریقوں سے گذارش کریں گے کہ وہ اپنے تنازعات کو اسلحہ کے ذریعے حل کرنے کی بجائے باہمی گفتگو شنید سے حل کریں اور لاکھوں انسانوں کے خون کو ضائع نہ کریں۔ کیونکہ اسلام کے دشمن کبھی بھی نہیں چاہتے کہ افغانستان میں امن قائم ہو۔ اور خالص اسلامی ریاست وجود میں آئے۔ امریکہ کے آلہ کار تو چاہتے ہیں یہاں ملحد نظریات کا پرچار ہو۔ اگر زعما و قائدین چاہیں تو یہ معمولی اختلافات آپس کی ملاقاتوں میں جلد حل ہو سکتے ہیں اگر کسی نے جلد بازی میں کوئی غلط قدم اٹھا لیا ہے تو دوسرے گروپ کو بھی جلد بازی میں امریکہ کی خواہشات کی تکمیل نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ٹھنڈے دل سے معاملے کو سلجھائیں۔ اور کسی دشمنان دین کی آرزو کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچائیں۔ آپس میں مسائل حل کریں اور اسلامی ریاست کے قیام کو یقینی بنائیں اور دشمنوں کی سازشوں کو ناکام کریں۔ امید کرتے ہیں کہ سب زعما و قائدین ہماری گذارشات پر غور فرمائیں گے۔